عرب جمہوریہ مصر　　　　　　　　　　　9 رمضان ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف　　　　　　　　　　　　31 مارچ ۲۰۲۳ء

روزہ اور نفس کی پاکیزگی

روزہ ایک ایسی درسگاہ ہے جہاں پر نفس کو تربیت ملتی ہے، دلوں کو پاکیزگی عطا ہوتی ہے اور کردار کو سیدھی راہ ملتی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے والوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تمہیں تقوی حاصل ہو" [بقرہ:۱۸۳] اس لیے روزہ نفس کو سکھاتا ہے کہ کس طرح سے ہر عمل میں اللہ تعالی کے لیے اخلاص کو پیدا کرنا ہے، اللہ تعالی کی خشیت ومحبت میں کس طرح سے خود میں یہ شعور پیدا کرنا ہے کہ جلوت وخلوت میں ہر جگہ اللہ تعالی ہمیں دیکھ رہا ہے۔ حدیث قدسی ہے، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل خود اسی کے لیے ہوتا ہے، سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، وہ کھانا پانی اور ہر شہوت میرے لیے ہی تو چھوڑتا ہے! روزہ ایک پوشیدہ عمل ہے، جس پر اللہ تعالی کے سوا کوئی بھی نہیں مطلع ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس کی جزا بھی اللہ تعالی بذات خود دیتا ہے، بغیر کسی واسطے کے۔

جو حقیقی روزہ دار ہوتا ہے وہ اس بات کو جانتا ہے کہ اللہ تعالی ہر وقت ہر جگہ اس پر مطلع ہے، وہ اس کے ہر فعل کو دیکھ رہا ہے اور ہر حال کو جان رہا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ" "اور تم کسی کام میں ہو اور اس کی طرف سے کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ کوئی کام کرو ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے ذرّہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو" [یونس:۶۱] ارشاد باری تعالی ہے:"أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا

ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ""اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو چوتھا وہ موجود ہے اور پانچ کی توچھٹا وہ اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے جہاں کہیں ہوں پھر انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے" [مجادلہ:۷] ارشاد باری تعالی ہے:"إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا""بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے" [نساء:۱] ارشاد باری تعالی ہے:"يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ""وہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے" [مومن:۱۹] ارشاد باری تعالی ہے:"وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى" اور اگر چہ تو کھلی بات کہے، وہ تو ہر ڈھکی چھپی جانتا ہے" [طٰہٰ:۷] اسی وجہ سے ایک حقیقی روزے دار کے ہر عمل میں اخلاص ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا""جو اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے!" [کہف:۱۱۰]

اس لیے حقیقی روزے دار اپنے نماز وروزے بلکہ ہر عبادت میں اپنے رب کو حاضر وناظر جانتا ہے، اسی طرح اپنے ہر کام میں، اس کو اچھی طرح انجام دینے میں، اس کو مقصد تک پہنچانے میں بھی اپنے رب کو حاضر وناظر جانتا ہے۔ اس کی نگاہوں کے سامنے ہر وقت اللہ تعالی کا یہ فرمان رہتا ہے:"وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ (١٠) كِرَامًا كَاتِبِينَ (١١) يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ"یقیناً تم پر نگہبان عزت والے (۱۰) لکھنے والے مقرر ہیں (۱۱) جو بھی تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں" [انفطار:۱۰-۱۲] ارشاد باری تعالی ہے:"وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا (١٣) اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا""اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگادی ہے اور اس کے لیے قیامت کے دن ایک نوِشتہ (تحریر) نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا (۱۴) فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے" [بنی اسرائیل:۱۳/۱۴] ارشاد نبوی ﷺ ہے: جب تم میں سے کوئی کام کرتا ہے اور اچھا کام کرتا ہے تو یہ عمل اللہ تعالی کو بہت پسند آتا ہے"،

ایک شخص نے حضرت وُہیب بن وَرد رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے! تو آپ نے اس سے فرمایا: اس بات سے ڈرو کہ تمہارے نزدیک تمہیں دیکھنے والوں میں اللہ تعالی کی اہمیت سب سے زیادہ کم ہو جائے!

یہی وجہ کہ اس کا صرف یہ احساس کرنا کہ اللہ تعالی ہمیں دیکھ رہا ہے، اسے ہر طرح کی دھوکا دہی سے دور رکھتا ہے، اسی طرح یہ احساس ناپ تول میں کمی کرنے، اجارہ داری کرنے اور عام مصیبتوں کو اپنے کاروبار کا ذریعہ بنانے اور ظلم وستم سے بھی روک دیتا ہے۔ ارشاد نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے: جس نے کسی کو دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا" "اور ناپو تو پورا ناپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا" بنی اسرائیل: ۳۵۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ (١) الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ (٢) وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ" "کم تولنے والوں کی خرابی ہے (۲) وہ کہ جب اوروں سے ناپ کرلیں پورا لیں (۳) اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں کم کر دیں" [مطففین: ۱-۳] ارشاد نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے: اجارہ داری کرنے والے پر لعنت برستی ہے۔

اسی طرح روزہ رکھنے سے نفس قابو میں آتا ہے اور اس کی شہوتوں پر لگام کستی ہے حتی کہ بھلائی اور سعادت کی راہ اسے مل جاتی ہے، جس کے بعد وہ اپنے کانوں کو، اپنی نگاہوں کو، اپنی زبان کو بلکہ ہر ہر عضو کو اللہ تعالی کی حرام کردہ چیزوں سے روک لیتا ہے اور اس کا دل کسی بھی ایسی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوتا جس میں اس کے لیے یا اس کے معاشرے اور وطن کے لے دنیا اور آخرت کا فائدہ نہ ہو!

برادرانِ اسلام!

روزہ روزے دار کے نفس کی کچھ اس طرح تربیت کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کو حاضر وناظر سمجھتا ہے، جس کی نگاہوں سے کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں رہتی، اور وہ خلوت وجلوت کہیں پر بھی اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوتا، اگرچہ مخلوق کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى" "کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے" علق: ۱۴۔ ارشاد باری تعالی ہے: "يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ

مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ"" جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے" [حدید:۴] یہی وہ تربیت ہے جو انسان کو سختیوں سے لڑنے میں مدد دیتی ہے، دشمنوں کا سامنا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اپنی جان نچھاور کرنے پر صبر وطاقت دیتی ہے، بلکہ جام شہادت نوش کرنے میں اسے جو مزہ ملتا ہے وہ کسی بھی چیز میں نہیں ملتا۔ اور اگر یہ صبر وبرداشت نہ ہو تو حقیقت یہ ہے کہ انسان کسی ایسے دشمن پر فتح نہیں پاسکتا جو اس پر نفسیاتی طور پر غالب آچکا ہو!

رمضان فتح ونصرت کا بھی مہینہ ہے، اسی مہینے میں بدر اور فتح مکہ ہوئی اور اسی مہینے میں ہماری بہادر فوج کو دسویں رمضان کے روز اپنے دشمن پر فتح حاصل ہوئی، جو تاریخ میں "دسویں رمضان کی فتح" کے نام سے محفوظ ہوگئی۔

اے اللہ! اس مبارک مہینے میں ہمیں جہنم سے بخشش کا پروانہ عطا کردے!